

یا یہ کہنا کہ اے دل! تو مرض کو چھپا کیوں رہا ہے؟ صاف صاف بتا دے کہ میں تیرے علاج کا انتظام کروں۔

۲۔ شرح : خواجہ حالی فرماتے ہیں :

”گو یا ابھی عشق کے کوچے میں قدم رکھا اور معشوق و عاشق

میں جو ناز و نیاز کی باتیں ہوتی ہیں، ان سے ناواقف ہے،

اس لیے باوجود اپنے مشتاق ہونے کے (محبوب کے) بیزار

ہونے پر تعجب کرتا ہے۔“

مولانا طہطائی فرماتے ہیں کہ مرزا نے دوسرا مصرع جس محاورے میں

کہا ہے، جو شخص اس کے محل استعمال کو نہ جانتا ہوگا، اس کی نظر میں شعر

سست اور مصرع بے ربط ہوں گے۔

”محل استعمال اس کا یہ ہے کہ جب کسی کے پھیکے غمزوں پر

استہزاء یا تشنیع یا اظہارِ نفرت مقصود ہوتا ہے، جب اس طرح

کہتے ہیں اور اس مناسبت سے مصنف نے مصرع لگایا اور

معشوق پر استہزاء کیا ہے۔“

بظاہر صحیح مفہوم وہی ہے، جو خواجہ حالی نے پیش کیا۔ یعنی ابتداءً عشق

ہے اور ابھی یہ معلوم نہیں کہ محبوب عموماً اظہارِ نیاز پر از روئے ناز الیٰہ طلقیہ

اختیار کرتے ہیں، جس سے عاشق بیزاری کا اثر قبول کرے۔ کبھی معمولی

بات پر روٹھ جاتے ہیں۔ مقصود یہ ہوتا ہے کہ جانچیں اور پرکھیں، عاشق کے

دل میں کتنی لگن ہے، لہذا نا تجربہ کاری کے باعث عاشق کو تعجب ہوتا

ہے کہ ہم تو محبوب پر جان دیتے ہیں اور ہمارے شوق کی حد و نہایت ہی

نہیں، لیکن محبوب کی روش ایسی ہے، جیسے ہم سے بالکل بیزار ہو۔ خدا

جانے، یہ کیا معاملہ ہے! اس پر اظہارِ استعجاب کیا ہے۔

۳۔ شرح : ”بھی“ سے ظاہر ہوتا ہے کہ محبوب غیروں سے حال